تحفۂ تمیز فہم صمدی

معروف بہ

فریب فتنہ و نتیجہ بدی

مولفہ

جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب رئیس جتوپرا

متعلقہ پرگنہ و ضلع فتحپور ہنسوا

پروپرائٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

بظل حمایت

عالیجناب معلی القاب سری سوائی

مہاراج رانا نہال سنگہ لوکندر بہادر

والئی ریاست دہولپور پیٹرن کمپنی مذکور

بہ مقام شہر آگرہ

مطبع الٰہی مین محمد مچھو خان کی اہتمام سی چھپا

بار سوم ۱۰۰۰ جلد　مارچ سنہ ۱۸۹۹ع　قیمت مجلد ۳

اصطلاحات ناٹک

چند الفاظ انگریزی کی معنی جو اس کتاب مین استعمل ہین

ایکٹ ... ناٹک کا ایک باب

سین ... ایک ایکٹ کا وہ حصہ جس کو واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور مین آئین

ایکٹر ... تماشہ کرنے والا

اسٹیج ... تماشہ کرنے کا مقام

اینٹر ... کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا

ایکزٹ ... کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا

ڈراپ سین ... وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے۔

تختہ ناٹک

پارٹ ۔ مذکر

مختار .... مصر کا ایک ناقص العقل کبیر سن امیر

خود پسند .... پسر مختار زوجہ مرحومہ سے برادر حقیقی خیرن

نیک بین .... امیرزادہ ۔ خود پسند کا دوست ۔ پسندیدہ کا بھائی

جعلی .... خود پسند کا رفیق افترا پرداز

نور الدین .... مصر کا قاضی ۔

حاذق .... یونان کا حکیم

فضلو .... یونان کا بوڑھا کوبار

خدمتگار .... مختار کا نوکر

قاصد .... خط پہونچانیوالا

پارٹ ۔ مونث

خیرن .... دختر مختار زوجۂ مرحومہ سے ہمشیر خود پسند

پسندیدہ .... نیک بین کی بہن بعد خود پسند کی بانو

.... خود پسند کی زن منسوبہ بعدہٗ [illegible]

محبوبہ .... فضلو کی بیٹی نیک بین کی خادمہ ، حاذق کی منسوبہ

مقامات

مصر ـــــ یونان

تحفۂ نوز دہم صدی

معروف بہ

فریب فتنہ و نتیجہ بدی

پہلا ایکٹ - پہلا سین

مختار کا دیوانخانہ — پردہ نمبر [۳]

[خود پسند و جعلی کا چوسر کھیلتے ہوئے نظر آنا]

ٹھمری دھن زلہ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔۔۔،، گھبراتی ہے اے سکھیو، میری اس دم تن مین جان ۔۔ ،،

جعلی - بھائی مجھ سے چوسر کی اک بازی کھیلو جی ۔ ۔۔ ۔۔ بھائی

خود پسند - سو سو کی ہو بازی

جعلی - نگت ہو بس تازی ۔ —————— بھائی

خود پسند - میرے ہین یہہ پو بارہ

جعلی - میرے ہین یہ اٹھارہ

خودپسند — چھکّے سے لی نرد یہ مار
جعلی — پڑا یہ تو دو ا
خودپسند — ہوا رے تو ز مو ا
جعلی — بازی جیتی آپ نے یہ روپے لو جی ۔ —— بھائی ۔

[جعلی کا خودپسند کو روپے کی تھیلی دینا]

غزل ۔ دھن زلہ جھنجھوٹی تال دادرا

طرز ۔ "شاہ شہناز آج ۔ —— "

خودپسند — آؤ کھیلیں بازی دوسری ہزار کی
جعلی — مرضی کون روز توڑی میں نے یار کی ۔ —— آؤ
خودپسند — سولہ مجھکو آئے نرد نے قرار کی
جعلی — نرد میں نے یہ اٹھارہ سے تکرار کی ۔ —— آؤ
خودپسند — تین کانے مجھ کو آئے میں نے ہار کی
جعلی — جھگڑی مجھکو آئی دیکھئے شمار کی ۔ —— آؤ
خودپسند — تم نے بازی جیتی لو رقم ہزار کی

[جعلی کو روپیوں کا توڑا دینا]

جعلی — بازی کھیلیں اب تیسری بہار کی ۔ —— آؤ
خودپسند — اب اتو ہوگی سیر گلعذار کی
جعلی — جب تو بندگی ہے تمکو جان نثار کی —— آؤ

[جعلی کا جانا خودپسند کا اپنی محبوبہ کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھکر اشتیاق جتانا]

ٹھمری ۔ دھن کلیان ۔ تال قوالی

طرز ۔ " چنا چن کلیان —— "

خودپسند

کیسی چھمک جون برق چمک محبوبہ ہماری آتی ہے،
تن مین پھڑک ہے دل مین دھڑک ہے میرے لئے گھبراتی ہے
ٹھاٹھ ادا کا ناز بلا کا غمزے عجب دکھلاتی ہے
سولہ برس کی پوری ہوس کی جب تو مجھے یہ بھاتی ہے۔ —— کیسی

[فتنہ کا آنا اور خود پسند کو چھاتی سے لگانا]

کہروا۔ دھن کا لنگڑا۔ تال کہروا

طرز۔ "تیرا یار ہوبے دار تجھے کاہے کا غم۔"

فتنہ

رہون تیری سدا مین اب ہمدم "شب و روز صنم۔ —— رہون
بھیجون کس سے کون تجھے دے،
رکھون خط کر کر جو ر ستم۔۔۔ "شب و روز صنم۔ —— رہون

غزلیات۔ دھن زلہ جھنجوٹی تال قوالی

طرز۔ "جہان مین بس لطف زندگی تو۔"

خود پسند

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا،
تمھین قسم ہے ہمارے سر کی ہماری حق مین کبھی نہ کرنا۔ —— ستم ہی کرنا
نہین ہے کچھ قتل میرا آسان بری بلا کا مین سخت جان ہون،
قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا۔ —— ستم
ہلاک انداز وصل سے کر نہ پردہ رہجائے کچھ ہمارا،
غم جدائی مین خاک کر کے تمھین عدہ کی خوشی نہ کرنا۔ —— ستم

فتنہ

کرے نصیحت کوئی تمھین کیا کہ تاب کب قیل و قال کی ہے
ہو خود پسند تو آپ ہی سمجھ لو کہ یہ کیسے خیال کی ہے۔ —— کرے

کمر جو باندھے ہے بدی پر انسان تو کیسے اُسپہ ہو فضل رحمان،
جوئے مین تم کھوتی زر ہو دہشت نہین تمھین ذوالجلال کی ہے ---- کرے
ہوس جو ٹوٹے تو پست ہوئے بڑے سے تو انسان ست ہوئے
جوئے سے باز آؤ بانو پیارے اسی مین زینت خصال کی ہے ---- کرے

غزل ۔ دھن کلیان ۔ تال قوالی

طرز ---- "جدھر ہین دیکھون اودھر نظر مین ----"

خودپسند

تری نصیحت یا ای مری پیاری واقعی بس خیال کی ہے
سوا ترے آرزو مجھے تو نہ زر کی ہے کچھ نہ مال کی ہے ---- تری
شہد ٹپکتا ہی کیا سخن سے ملا کے منھہ کو مرے دہن سے
دے بوسہ لب کا کہ بس تمنا یہی دل پر ملال کی ہے ---- تری

مخمس ۔ محبت اللفظ

فتنہ

آزردہ تم سے ہم تو بہت گلعذار ہین	دشمن ہین زر کے آپ تو کیا ہوشیار ہین
دنیا مین زر کے واسطے سب ہوتی خوار ہین	پیسے کی ہین محبتین پیسے کے پیار ہین
پیسے نہون تو آدمی پیسے کے چار ہین

[خودپسند کا فتنہ کی نصیحت سے برا مان جانا
اور انکار نکاح جتانا]

خودپسند

بس حال تیرا سب مجھے معلوم ہو چکا	عاشق ہی پیسے کی تو یہ مفہوم ہو چکا
دل میرا تیری باتون سے مغموم ہو چکا	انکار سے سینے پہ ترا مرقوم ہو چکا
مین تیرے بس نکاح سے محروم ہو چکا

[خودپسند کے انکار سے فتنہ کا دنگ ہو جانا]

غزلیات - دھن کلیان. تال دادرا

طرز۔ ,,جلد بیدار ہوا ہے جنبش ناکام ذرا۔۔۔،،

فتنہ

دق کرتا ہی عبث آپ سے نادان مجھے
کرنا برباد نہ تو ہو کے پشیمان مجھے

مین نے دی پند تجھے تیری بھلائی کیلئے
اور دشمن تو سمجھتا ہی مری جان مجھے

خودپسند

مطلبی تو ہی تری ہوگئی پہچان مجھے
آگیا تیری نصیحت سے یہیں دھیان مجھے

چاہ پیسے کی تجھے ہی نہین میری الفت
تجھ سے اب ملنا گوارا نہین نادان مجھے

چاہ اب تیری کرون تو مجھے یوسف کی قسم
جانون جو تجھکو زلیخا ملے زندان مجھے

[فتنہ کا خودپسند کی قسم سنکر مایوس ہوجانا]

غزل - دھن پہاڑی جھنجوٹی - تال پشتو

طرز ,,خوشی سی کاٹ لے دلدار گردن ۔۔۔،،

فتنہ

جو یون کرنی تھی تجھ کو بے وفائی
تو پھر کس واسطے کی آشنائی

صنم ہے تو ہی کیا دیر جہان مین
نہین خالی خدا کی کچھہ خدائی

[مختار کا آنا اور خودپسند کو مست دیکھہ کر حال دریافت فرمانا]

ابیات تحت اللفظ

مختار

ہوا مست کیون میری دل کے قرار
تجھے بے سبب کیون ہے انتشار

خودپسند

رکھونگا اپنے دل مین ذرا پیار مین نہین — ای قبلہ اس چھنال کا اب یار مین نہین

غزل - دھن زلہ برنہس - تال چاچر

طرز - "بہت ہے یہ مضبوط پیمان اپنا —"

فتنہ

مجھے پوچھو صاحب کہ یہ کیون خفا ہی — ذرا غور سے سنئے جو ماجرا ہے
جوا کھیلنے سے کیا منع اسکو — تو مجھپر غضبناک یہ بیوفا ہے
کہا مین نے پیسہ اُڑاؤ سمجھ کر — یہ بیزار اس بات پر ہوگیا ہے

رباعیات - تحت اللفظ

مختار

کیون جانتا ہے زہر تو آب حیات کو — شاخ زقوم سمجھا ہی شاخ نبات کو
دانائی سیکھ اس سے ہی پابند جہل تو — کھوتا ہی اپنے ہاتھ سی ناحق نجات کو

خود پسند

کہتا ہون تمسے کھا کے مین ایمان کی قسم — دون اسکو دل اگر تو مجھے جان کی قسم "
والد کی ہی قسم جو کرون اس سی مین نکاح — بیاہون اسے نہ مادر ذیشان کی قسم "

غزلیات - دھن مالکوس - تال چاچر

طرز - "یہ مکر اپنا چھوڑ دے چھوڑ مکار تو —"

مختار

تو کیون اس سے ملنے کی کھایا قسم — غضب کا ہی بدکار اے پرستم
کریگا اگر تو نہ اس سے نکاح — تو اس کو عوض تیری بیاہینگے ہم

خود پسند

نہ بھولے سے بھی لونگا مین اسکا نام — تمھین شادی بس کرکے ہو شاد کام

رہے یہ مبارک تمہین اسکو تم
چلا مین تو بس آخری لو سلام

[خود پسند کا باپ کی کم عقلی پر پھٹکار کر کے چلا جانا
مختار کا اپنی بہو پر فریفتہ ہو کر اُسکو ستانا]

غزل - دھن بھیروین - تال پشتو

طرز - ''بلبل شیدا نے پوچھا -''

مختار

کیسی آنکھین کیسے لب کیا زلف تیری پیچدار
کیسے ہین رخسار جن سے ہون گل تر شرمسار

کیا صراحی دار گردن کیا تری پتلی کمر
ہے بدن شفاف ستھرے کیا نظر کا اسپہ تار

کیا ہی تجھ غنچہ دہن سے زاغ جو نفرت کرے
مین ہون بلبل تیرا اوسے کہا نہ غم ای گلعذار

[ہاتھ پکڑ کر لیجایا چاہنا فتنہ کو مختار کا اور یہ طمع
زر اُس کے ساتھ جانا فتنہ بدشعار کا]

پہلا ایکٹ دوسرا سین

مختار کا محل - پردہ نمبر ۴

[خیرن کا شادی کے ارمان مین فکر کرتے نظر آنا]

غزل - دھن کلیان - تال دادرا

طرز - ''دائم پڑا ہوا ترے در پر نہین ہون مین -''

خیرن

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

کیا ڈھونڈ ہے دشت گم شدہ گانین مجھے کہ ہو
عنقا مرے سراغ سے دور اور شکستہ پر

مجھ مرغ ناتوان پہ ہی حسرت کہ رہ گیا
مرغان کوہ و زاغ سے دور اور شکستہ پر

ساقی بط شراب پڑی ہی ترے بغیر
خم سے الگ ایاغ سے دور اور شکستہ پر

اے ذوق سیر کے طائر دل کو کہان فراغ
کوسون ہی یہ فراغ سے دور اور شکستہ پر

[خودپسند کا آنا اور خیرن سے گھر چھوڑنے کی اجازت لینے کے لئے اوسکو منانا]

ٹھمری - دھن جھنجوٹی - تال چاچر

طرز - "بابا خاک ڈالی ہی لخت جگر پر --"

خودپسند

دے رضا مجھکو ہمشیر پیاری
رخصت اب ہے یہانسے ہماری ---- دے

ہرگز نہ فتنہ سے شادی کرونگا
نہ اپنی کرون مین توخواری ---- دے

نصیحت مجھے کرتی ہے جو وہ قحبہ
گئی عقل کیا میری ساری ---- دے

[مختار کا مع فتنہ قاضی و نیک بین کو لے کر آنا]

انگریزی وزن - دھن سندھڑا تال دادرا

طرز - "قدم اٹھاؤ قدم"

مختار

ای خودپسند اب بھی اسکو تو قبول کر

فتنہ (جھونٹھ موٹھ)

اے جان جان مجھے نہ کر تو دل ملول

خودپسند

ہو دور یان سے تو نہ باتین یون فضول کر

خیرن

ای بھائی جان مان رنجش کو دی نہ طول

خودپسند

نہ ای بہن کرونگا شادی اس سی بھول کر

مختار

تو حظ شادی مین کرونگا اب حصول

خیرن

نہ بات ای پدر تو ایسی بے اصول کر

خودپسند

قسم ہی تجھ کو باپ حظ کر حصول

[مختار کم عقل کا غضبناک ہو جانا اور خودپسند کو جھڑانے]

کو وہین عقد کردینے کے لئے قاضی جی سے فرمانا]

بیت ــ تحت اللفظ

مختار

مرا عقد اَے قاضی جی کیجئے

قاضی

ملا ہاتھ نام خدا لیجئے

[قاضی کا مختار و فتنہ کے ہاتھ ملا دینا حاضرین کا

حیرت سے انگلیان مُنھ مین لینا]

عالمِ تحیّر

پہلا ایکٹ ــ تیسرا سین

نیک بین کا دیوانخانہ ــ پردہ نمبر ۲

[محکومہ کا اپنی خاتون پسندیدہ کے ہمراہ آنا اور

اُس کو جیلی کی چھیڑ چھاڑ جتانا]

ٹھمری ــ فصن جھنجوٹی ــ تال کہروا

طرز ــ ،، صدقے ہون لیکر بلائین ہم تری اے قیس ہر دم ــ ،،

محکومہ

دیکھو بوا جورا جوری رے ــ موری بہیان مروری رے ــ دیکھو

جیلی ہوا موسے چھیڑ کرت ہے ــ ناری ہون مین تو بھوری رے ــ موری

پسندیدہ

کچھ تو ترا بھی ساز ہے ــ جو یہ راز و نیاز ہے ــ کچھ تو

نہین تو سجا وے منڈیا ہلاوے ــ تجھ مین غضب کا ناز ہے ــ جو یہ

سمجھی ہے تو جو اُس کو مسیحا کچھ تو ہوا اعجاز یہ ہے ـــــــــ جو یہ

ابیات ـ تحت اللفظ

محکومہ

نہ باتین کرو تم بُو ااس طرح ـ مسیحا ہوا وہ ہوا کس طرح
لگے کس طرح مجھکو جبلی کا ہاتھ ـ مری شادی ٹھیری ہی حاذق کے ساتھ

[جبلی کا دوڑتا ہوا آنا]

انگریزی وزن ـ دھن زلہ بلاول ـ تال دادرا

طرز ـ "او مائی مائی مجھے لوٹ گئے چور ـــــــ "

جبلی

کہو کہو کہان صاحب بنک مین ہے ـ مین نے نئی گھوڑی پر کسا زین ہے
بہر شکار ہوا ہون ہتیار ـ تو مجھے دیکھ کیون سہگین ہی ـ کہو

ابیات ـ تحت اللفظ

محکومہ ـ پسندیدہ

مین صاحب کو جا کر بلا لاتی ہون ـ ٹھیر تو مین خود ہی وہان جاتی ہون
نہین مین تو رہنے کی تنہا یہان ـ تجھے کوئی کھانے کو آیا کہان

[پسندیدہ کا جانا جبلی کا محکومہ کو عشق جتانا
محکومہ کا جبلی کو باتون مین اُڑانا]

غزل ـ دھن بھوپالی ـ تال چاچر

طرز ـ " مری دلربا ـــــــ "

محکومہ	جبلی	محکومہ	جبلی
ذرا پیچ کہو	شوغمخوار من	کہو یار من	اے دلدار من
ذرا پیچ کہو ـــ اے	بجگن گار من	نہین شک ہے یار	ہون تجھپر نثار
کہاں کا بھلا	دی اک بوسہ آ	کہو دل ربا	مراسن کہا

دے رخسار کا ۔۔۔ بے بیزار کا ۔۔۔ کن اسرار میں ۔۔۔ ذرا سچ کہو۔۔۔ ای

[جعلی کا بوسہ لینے کے لئے منہ بڑھانا محکومہ کا جوتی اُتار کر
اُس کے مُنہ پر لگانا جعلی کا محکومہ پر جبراً ہاتھ چلانا
محکومہ کا شور مچانا پسندیدہ کا آنا اور جعلی کو نصیحت سنانا]

غزل - دھن بہاگ - تال چاچر

طرز - ،، مجھے ہائے تقدیر لائی کہاں ۔۔۔۔ ،،

پسندیدہ

ارے کیسی مستی یہ مستان ہے ۔۔۔ تجھے آبرو کا بھی کچھ دھیان ہے
کیا چاہتا تھا اِسے کیوں خراب ۔۔۔ تو لاریب مردود شیطان ہے

[جعلی کا شرمانا محکومہ کا جانا نیک بین کا خود پسند کو لے کر آنا]

ٹھمری دھن زنانہ جھنجوٹی تال قوالی

طرز - ،، لا دے لا دے سنوریا یار ہو۔۔۔۔ ،،

نیک بین

توڑ ہم سے نہ تو آشنائی رے ۔۔۔ ملک مت چھوڑ جا مرے بھائی ۔۔۔ توڑ۔
گھر تو پیدر کے رہتا نہیں ہے ۔۔۔ کیا بات دلمین سمائی رے ۔۔۔ ملک۔
فتنہ سے بہتر مرتی ہے تجھپر ۔۔۔ اُس ہی کرے سگائی رے ۔۔۔ ملک۔

غزل - دھن اساوری - تال دادرا

طرز - ،، کیوں دریا عبث موتی کو پالا تھا صدف مین ۔۔۔ ،،

خود پسند

مجھکو ہی اب تو یار نہ اغیار کی طلب ۔۔۔ گل سے نہیں ہی کام تو کیا خار کی طلب
جو دشمنِ پسر ہو پدر اوسکا دوست ہو ۔۔۔ کیا رکھیے اس زمانہ غدار کی طلب
اس ملک مین نہ تیری قسم اب رہونگا مین ۔۔۔ ہے دلکو میری وادیٔ کہسار کی طلب

[مسکوبہ کا آنا]

سب تحت اللفظ

مسکوبہ [ناب مین سے] تمہین در پہ صاحب کوئی پوچھتا ہے

نیک بین [خود پسند سے] تو بیٹھا ہے بادر مین دیکھہ آؤن کیا ہے

جعلی [خود بخود] کہان جاتی دیکھون مری دلربا ہے

[جعلی کا آہستگی سے مسکوبہ کے پیچھے جانا]

پسندیدہ [خود پسند سے] یہ لو کرسی بیٹھو مری التجا ہے

برا تم ہی فتنہ نے کیا ناز رکھا
جو اکھیل نے سے تمہین باز رکھا

غزل ۔ دھن کلیسرین ۔ تال پشتو

طرز ۔ "ہاتر سے ثانی اگر کوئی بشر ہووے تو مین جانون" ۔ "

خود پسند

نہ اُسکا بھید یاری سے نہ عیاری سے ہاتھہ آیا
خدا آگاہ ہی دلکی خبرداری سے ہاتھہ آیا

نہ ون سبھکے تھکانے ہوش کیا منزل کو وہ پہنچے
کہ رستہ ہاتھہ آیا جسکے ہشیاری سے ہاتھہ آیا

نہ کرتی وہ دل آزاری جو دل منظور تھا لینا
کسی کا دل جو ہاتھہ آیا تو دلداری سے ہاتھہ آیا

اگرچہ مال دنیا ہاتھہ بہی آیا حریصون کے
تو دیکھا ہم نے کس کس ذلت و خواری سے ہاتھہ آیا

[پسندیدہ کا دلاسے کی طور پر اپنا عشق جتانا]

غزل ۔ دھن کلیان ۔ تال پشتو

طرز ۔ "مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہے" ۔ "

پسندیدہ

جانتا اوس کو وہی ہے جس کو جس کی چاہ ہو
تیسرا کیا جانے کا جب دو دلونمین راہ ہو

دیکھکر ظاہر کسی کو نیک و بد ہم کیون کہین
یہ کرے وہ فیصلہ باطن سے جو آگاہ ہو

ہو گی فتنہ بے وفا پر بے وفا عالم نہین "
کون تیرا چاہنے والا نہ رشک ماہ ہو

جس کو چاہا ہو اوس کو بیاہو کہدو بھائی سے ضرور | آدمی کیا ہو رہی ہے جب قدر اللہ ہو

[خود پسند کا پسندیدہ کو لپٹے اور پیار کرنا اور اشارے سے اپنی ہی محبت جتانا]

غزل ۔ دھن مانڈ ۔ تال دادرا

طرز ۔ "جمشید کا تو جام فقط تھا جہان نما"

خودپسند

یون بوئے گل چمن میں نسیم چمن ہیں ہم | اے ہمدم وطن میں غریب الوطن ہیں ہم
دیوانے پھر ہوئے کسی گل پیرہن کے ہیں | صد چاک رکھتے گل کی روش پیرہن ہیں ہم
ہیں گرچہ مثل شمع سراپا زبان تو کیا | کہہ سکتے پر زبان سے نہیں اک سخن ہیں ہم
دیوانگی کا شور ہے مجنون کی اے ظفر | دکھلاتے جب تلک نہیں دیوانہ پن ہیں ہم

[خودپسند کے خدمتگار کا آنا اور آداب بجا لانا]

ابیات تحت اللفظ

خدمتگار

آقازادے جلد تم اپنے پدر کی لو خبر | ہو گئے ہیضے کی بیماری سے وہ تشنہ جگر
آپ کی مادر کمربستہ ہے خدمت میں سدا | موقع یہ ضد کا نہیں چلیئے شتاب اے نیکنام

غزل ۔ دھن زلہ غارا ۔ تال پشتو

طرز ۔ "باغبان مجھکو چھڑا تو دام سے صیاد کے"

خودپسند

کسکی مادر ہے وہ مجھ سے تو زبان کو تھام لے | اب کبھی ہرگز نہ میرے آگے اوسکا نام لے
باپ مرتا ہے اگر تو میں بچاؤں کس طرح | وہ طبیبوں کو بلا ان سے ہی کچھ کام لے

غزل ۔ دھن کلیان ۔ تال چاچر

طرز ۔ "ہا جفا کار ہیں یا خطا وار ہو گئیں"

پسندیدہ

تمھین وقت پر ایسے ہی جبانا لازم | نہین ضد عبث ایسی دکھلانا لازم
ضرور اُنکے جی کا ہو شاید تو دُکھتے | تمھارے ہو بدنامی کا آنا لازم

خود پسند

دمین صبر کرنا دل مبتلا پر ؛ | مگر جاتا ہون اب تمھاری رضا پر
رہے میرے اوپر سدا مہربانی | چلا مین تمھین سونپتا ہون خدا پر

[خود پسند کا خدمتگار کے ہمراہ جانا اُس کی پیچھے پسندیدہ کا قدم ٹرہانا]

پہلا ایکٹ چوتھا سین

مختار کی خوابگاہ پردۂ نمبر ٥

[مختار بیمار کا پلنگ پر لیٹے ہوئے قاضی سے محضر لکھوانا خیرن و فتنہ کا خدمت بجالانا میز پر کئی شیشے دوا کے رکھے نظر آنا خود پسند کا معہ خدمتگار داخل ہو کر علحدہ بیٹھ جانا]

غزل - دھن پرج - تال چاچر

طرز - " ابا جان عرض کرتے ہین آداب - "

مختار

قاضی صاحب لکھو ایسا محضر | قبضۂ فتنہ مین سب رہے زر
خود پسند اشرفی سو کی تنخواہ | ہر مہینے مین پائے برابر
اور خیرن ہے جو میری دختر | پائے اتنا ہی وہ بھی مقرر
خرچ شادی کا خیرن کی ہوئے | دو ہزار اشرفی دونون کے سر

فتنہ کرے جو شادی کسی سے — تو وہ خیرن کو ملجائے سب زر
پھر نہ فتنہ کا ہو کچھ بھی دعوے — تم بھی لکھدو کلمے برابر

رباعیات ۔ تحت اللفظ

خودپسند

نہین ہم کو محضر یہ ہرگز قبول — ہو بس فتنہ کو ساری دولت حصول
خدا ہم کو دیگا تو کھائین گے ہم — کرو اپنی دولت نہ ضائع فضول ؛

قاضی

گیا کب کوئی تیرا بے کار حق — یہ محضر ہوا ہے تیار حق
اگر ہوتا کچھ تیرے حق مین خلل — نہین کیا تھا ہم کرتے گفتار حق

غزل ۔ دھن بربنس ۔ تال چاچر

طرز ۔ ،، نکر لال دیو اس طرح کے کلام ——— ،،

خودپسند

خوشامد سے ناحق کو گر حق کرو — تو قاضی تم اُس کو بھی برحق کرو
خدا کو نہین منہ دکھانا اگر — تو اک حق کو صاحب دگر حق کرو

غزل ۔ دھن کافی ۔ تال چاچر

طرز ۔ ،، سدا آپ کو جشن عشرت مبارک ——— ،،

فتنہ

اُسے کیا غرض مال و زر سے ہی صاحب — غرض جس کو سر کے چھت سے ہی صاحب
پڑی ہے مجھے آپکے جی کی ان کو — غرض بس ہوس کی نظر سے ہی صاحب
سلامت رہین آپ لاکھون برس تک — دعا بس یہ میرے جگر سے ہی صاحب

ابیات تحت اللفظ

خودپسند

کیا کہنا نیک ایسے ہی ذیشان آپ ہین — میرے کے پدر یہ ویسے ہی قربان آپ ہین

[خود پسند کا غصے ہو جانا]

ای جھوٹی دنیا اب تجھے سو بار دی طلاق
اس ملک مین بھی مجھکو تو رہنا ہے اب ہی شاق

[خود پسند کا غضبناک ہو کر چلا جانا۔ خیرن کا گھبرانا]

ٹھمری۔ دھن جھنجوٹی۔ تال چاچر

طرز۔ ،، راجہ جی مجھکو ناحق ستاؤ نہ تم ۔۔۔ ،،

خیرن

ارے اسکو چھوڑے ہو کیون جان کے ، وہ آیا تھا مان کے ۔۔ اُس کو
اب کون اُس کو منائے گا بولو ، کیا قائل نہین اُسکی تم آن کر ۔۔ وہ آیا

ٹھمری دھن پیلو تال چاچر

طرز کیون رے کھڑا ہندوستانی ۔۔۔ ،،

مختار

جا بیٹی اُس کو بلا لا ، پاس میرے بلا لا ۔۔۔ جا بیٹی
مجھے اپنے جینے کا ہے کیا بھروسا ،
ذرا اُس کی صورت دکھا لا ، پاس میرے بلا لا ۔۔۔ جا بیٹی

[خیرن کا مُنہ پر نقاب ڈالکر خود پسند کے پیچھے جانا
سب کا حیرت مین آنا۔]

پہلا ایکٹ پانچوان سین

نیک بین کا دیوانخانہ ۔ پردہ نمبر ۲

[پسندیدہ کا خود پسند کے فراق مین بیقرار ہو کر آنا]

غزلیات ۔ دھن زلہ برہنس ، تال چاچر

طرز۔ "مزا یا دحق سا بھی کوئی کہین ہے ——"

پسندیدہ

دہن پر تھے اُن کے گمان کیسے کیسے — کلام آتے تھے درمیان کیسے کیسے
نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا — تڑپتے رہے نیمجان کیسے کیسے
ہوس اُنکے اک بوسہ کی جو ہوئی تو — وہ ہمسے ہوئے بدگمان کیسے کیسے
ترے ہجر مین اے وفادار دلبر — مین سہتی ہون غم، ناتوان کیسے کیسے

[خیرن کا خود پسند کی تلاش مین آنا]

خیرن

دکھا دے بہن ہی کہان میرا بھائی — گیا چھوڑ کر پھر مکان میرا بھائی
پدر کا مرے دم لبون پر ہے آیا — نہین چھوڑتا بدگمان میرا بھائی
مین لیجاؤن سمجھا منا کر اُسے گھر — اگر آیا ہوئے یہان میرا بھائی

ٹھمری دھن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز۔ "مارا رے موہے بان۔ ——"

پسندیدہ

یان تو نہین بہنا جان — رنج کے مارے وہ۔ —— یان
دیر ہوئی کب اپنے ہی گھر کو — یان سی سدہارے وہ۔ —— رنج کے

[نیک بین کا مضطرب داخل ہونا]

غزل دھن زلہ غارا تال پشتو

طرز۔ "باغبان مجھکو چھڑا تو دام سے صیاد کے۔"

نیک بین

خود پسند افسوس دیکھا ریل پر جب آتا ہوا — اس لئے مین آیا کہنے تم سے گھبرایا ہوا

خیرن

جلد سا بھی آپ سے ہیر ہون تو مین رو کون آگے — رکتا دل میرا نہین صدمے سے تھراتا ہوا

پسندیدہ

ہاں برادر چلیئے تا ٹکٹ منگا کر لائین ہم — وقت پھر ہاتھ آئیگا کب اپنے یہ جاتا ہوا

نیک بین [گھڑی دیکھکر]

اچھٹ گئی ہی گاڑی اسٹیشن سے وقت اب ہو چکا — راہ مین دیکھینگے اُس کو ریل پر آتا ہوا

[سب کا تیزی سے جانا]

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

ریلوی لین پردہ نمبر ۶

[جعلی کا سیر کو آنا اور دور سے ریل پر نظر جانا]

انگریزی وزن - دھن زلہ جھنجوٹی تال قوالی

طرز - " جیسا کرنا ویسا بھرنا - ——— "

جعلی

آب و آتش دونون سرکش کے یہ جنگ مین بھلا کھیل،
بھپ بھپ کرتی جائے گاڑی کہتے ہین سب جس کو ریل "
ریل مین پورب والا پچھم والے سے بے خط کا سیل "
اُمرا کے وہ حق مین جنت مسکینون کے حق مین جیل "
تک تک تک تک تک تک لو ریل چھوٹی لو "
بھک بھک بھک بھک بھک لو بھاپ چھوٹی لو "
چھک چھک چھک چھک چھک وہ آگے ٹوٹی لو "

[دور سے گھنٹی کی آواز آنا]

وہ گھنٹی کوٹی لو ٹن ٹن ٹن ٹن ٹیل - ——— آب و آتش

[خیرن و پسندیدہ کا نیک بین کو ہمراہ آنا اور جعلی کو موجود پانا]

انگریزی وزن۔ دھن کلیان۔ تال دادرا

طرز۔ ،، ہر دم تیرا دھیان ،،

نیک بین۔ بھید اے جعلی مجھسے کھول،،
خیرن۔ ریل گئی ہے یان سے بول
جعلی۔ خود پسند بھی کر کے نول
بیٹھا گاڑی مین لاحول

نیک بین۔ جلد نیک کار
خیرن۔ کر دے یہ اظہار
پسندیدہ۔ گاڑی پار
نیک بین۔ ہو گئی پار
جعلی۔ نہین جی ہے تیار ------ بھید

[ریل کا آنا سب کا خود پسند کو گاڑ مین بیٹھا ہوا دیکھکر چلانا
گاڑیکا ہوا ہو جانا مختار کے خدمتگار کا روتے ہوئے آنا]

بیت۔ تحت اللفظ

خدمتگار

ہائے راہی ہوئے جہان سے امیر — روتے ہین لاش پر صغیر و کبیر

[خیرن کا بیخود ہو جانا نیک بین و پسندیدہ کا اُس
کو دیکھکر حیرت مین آنا]

تحیّر

[پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا]

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

ینک بین کا دیوانخانہ پردہ نمبر ۲

[محکومہ کا اپنی شادی کی تشویش کرتے داخل ہونا]

غزل - دھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - ،، رانا نہال سنگھ ہین والئے دہول پور آج - ،،

محکومہ

حسن کا ہیرے یا خدا کوئی بھی قدر دان نہین
ٹھری تھی شادی جس سے وہ کرتا ہی ابتو ہان نہین

ہو گیا بیغرض وہ اب جس کو کہ تھی میری طلب
مجھپہ ہوا یہ کیا غضب کیون مین نیمجان نہین

منگنی حکیم سے ہوئی اُس نے دوا نہ میری کی
کوئی مریض ہجر بھی مجھسا ہوا ناتوان نہین

بھیجا نہ اُس نے کوئی خط عشق ہی واہ کس نمط
اُسکی ملے خبر فقط تو مین کرون فغان نہین

[جعلی کا قاصد پاس سے خط اسمی محکومہ لیکر آنا .]

پد - دھن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - ،، راجپوت دشینیت توہی دھن دھن دے - ،،

جعلی

ہم یہ لائے ہین کیا جانی کرو دھیان دھیان دھیان - ہم
تم کو یہ جب دینگے ، تم سے بھی کچھ لین گے
ابتو باندھو ہم سے دل اے بی بی جان جان جان - ہم

غزل - تحت اللفظ

محکومہ

نامہ بر دے تو یار کا نامہ
سرو قد گلعذار کا نامہ

ٹکٹکی بندھ گئی ہے آنکھوں کو
آیا ہے انتظار کا نامہ

داغ الفت سے جس کے باغ ہے دل
ہے یہ اُس نوبہار کا نامہ

گرد رہ تیری میری آنکھوں پر
دے تو اس خاکسار کا نامہ

[جعلی کا محکوسہ کو دق کرکے وہ خط دینا محکوسہ کا لفافہ کھولکر بخوشی اُسکو پڑھنا جعلی کا پس پشت آنکر سب سننا]

ابیات۔ تحت اللفظ

محکوسہ

ہے نامہ بنام خدائے علیم
حقیقت یہ لکھتا ہے حاذق حکیم

کہ ہون منتظر تیرا دلدار من
شتاب آوطن مین تو غمخوار من

پدر تیرا شادی کو تیار ہے
تو آجائے تو بیڑا ہی پار ہے

تو آقا سے اب لے کے اپنی رضا
شتابی کر آنے مین اے دلربا

زیادہ تجھے لکھون کیا شوق وصل
میسر ہو لبس جلد اب ذوق وصل

[جعلی کا خط سنکر محکوسہ سے عاجزی کرنا]

غزل۔ دھن زلہ پرنلس۔ تال پشتو

طرز۔ ہا خبر لے او مسیحا تو کہان ہے۔ ہا

جعلی

ہوئے تجھپر تو ہم قربانی جانی
تجھے اورون کا ہی کیون دھیان جانی

رہون محروم مین ہو غیر واصل
مجھی پر کیا نہین احسان جانی

نچھوڑون گا ترے دامن کو اب مین
تو کر پورا مرا ارمان جانی

[جعلی کا محکوسہ کے پیر پر اپنی سر کو دھرنا نیک بین کا داخل ہو کر جعلی کو ملامت کرنا]

رباعی۔ تحت اللفظ

نیک بین

یہ کیا کام تیرے ہین اے بدنظر
تجھے کچھ نہین پیار خوف و خطر

مری خادمہ سے جتاتا ہے عشق
نکل جا نہ آنا کبھی میرے گھر

[جعلی کا شرمسار ہو کر دبے پاؤن جانا۔ محکومہ کا نیک بین کو نامہ دکھانا]

ابیات - تحت اللفظ

محکومہ

یہ نامہ مجھے نامہ بر دے گیا
مرے دل کا اب صبر بس سے گیا

مری شادی ٹھہری وطن مین جناب
مجھے دیجیئے ای آقا رخصت شتاب

وہان کر کے شادی چلی آؤن گی
یہان اپنے شوہر کو بھی لاؤن گی

نیک بین

ای محکومہ بیشک ہے یہ کار خیر
نہین مجھکو زنہار انکار خیر

ہی تیار اک آگبوٹ اب یہان
تجھے چھوڑ آتا ہون مین چل وہان

[محکومہ کا معہ نیک بین جانا]

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

مختار کا دیوانخانہ - پردۂ نمبر ۳

[فتنہ کا نئے یار کی فکر کرتے نظر آنا]

غزل - دھن کافی - تال دادرا

طرز - ،، عدلِ حضور باعثِ امن جہان رہے - ،،

فتنہ

شکرِ خدا گئی ہی خزان صحن باغ سے
اب مست عندلیب ہو گل کے ایاغ سے

مختار کے تو زہر مرا قبضہ ہو گیا | روشن کرون مین دل کسی اور اب چراغ
اب یار مین بتاؤنگی حاذق حکیم کو | ماہر تو ہونا چاہئے اُسکے سراغ سے

[جلی کا داخل ہونا]

غزل - دھن پیلو - تال پشتو

طرز - ،، کہان ہے تو اے میری آنکھون کے تارے ،،

جلی

ہوئی میری اے فتنہ دلدار رخصت | جلی ہو کے مجکو یہ غمخوار رخصت
جہاز اُس کا جاتا ہے جاتا ہون مین بھی | نہ ہونے دون اب اُسکو زنہار رخصت
کریگی وہ افسوس حاذق سے شادی | نہ ہو تن سے کیون جان بیمار رخصت

ابیات - تحت اللفظ

فتنہ

مین بتاتی ہون مجکو اک تدبیر | سن ذرا اُسکو دل سے اے دلگیر
دے یہ حاذق کو تو مرا پیغام | کہ اے دلدار بے وفا خود کام
تیری فتنہ جو پہلے تھی دلخواہ | چھوڑ دی اُس کی ہائے تو نے چاہ
اُس نے ناچار ہو کے شادی کی | راہ شوہر نے اب عدم کی لی
اب بھی تیرا ہی دم وہ بھرتی ہے | جان و زر تجھپہ صدقے کرتی ہے
تجھکو مرغوب ہو جو اُسکا وصال | مال و زر سے بھی ہوگا خوب نہال
یہ جو پیغام اُس کو دے تو یار | تو وہ تجھپر ضرور ہوگا نثار
پھر ہو مجکو یہ سے تو ہم آغوش | بادۂ وصل سے بے خطر کر نوش

[یہ تدبیر سنکر جلی کا خوش ہو جانا]

ٹھمری - دھن برنہس - تال چاچر

طرز - ،، مکتب چلو علم حاصل کرو ،،

جلی

عجب فتنہ گر ہے تو اے فتنہ پیاری | مجھے بھائی دلسے تری ہوشیاری۔ عجب
جاتا ہون حاذق کو پیغام دینے | بر آئے اُمید ساری ہو۔ تو آ تو فتنہ

[دونون کا جانا]

دوسرا ایکٹ۔ تیسرا سین

ساحل دریا۔ پردہ نمبر ۸

[خود پسند کا خیرن کے نام آخری خط لکھکر ڈاک مین ڈالنا اور بارادۂ خودکشی خنجر نکالنا]

غزل۔ دھن برہنس۔ تال دادرا

طرز۔۔ " چمن کوچہ جانان سے صدا آتی ہے۔۔ "

خود پسند

رحم دل مجھکو ملا کوئی نہ دلبر افسوس | جو ملا تو وہ ملا ہائے ستمگر افسوس
مر کے بھی نکلی نہ دامن سے لپٹنے کی ہوس | کیون نہین خاک اڑاتی مری مر مر افسوس
نامہ بر تو مرا خط گیا وہان پہونچائے گا | جا سکے زندہ جہان پر نہ کبوتر افسوس

[فضلو لوہار کا محکومہ کی انتظار مین اگبوٹ کی راہ دیکھنے کے لئے آنا اور خود پسند کو روتا ہوا دیکھکر پس پشت کھڑا رہجانا]

وہ زبان سے کرے کیا یاد مجھے دل ہی ہر | نام ہی بیٹھا ہوا ہیر امٹا کر افسوس
مجھسے قاتل تو مرا ہوتا تغافل نہین | لگتا ہی تو بھی گلے سے نہین خنجر افسوس

[خود پسند کا خودکشی کے لئے خنجر اٹھانا فضلو کا مانع آنا]

ہولی۔ دھن اساوری۔ تال، چاچر

طرز۔۔ " آپ کا ہی سدا ہمیں سایا۔۔ "

فضلو آہنگر

رحم اپنی جوانی پہ کہا تو اپنا جی دے نہ بہر خدا تو ــــــ رحم

ہی شگفتہ ابھی ای گل تو دیکھہ گلشن مین تو بلبل تو

حسن کی دیکھہ اپنی فضا تو ــــ ــــ ــــ ــــ اپنا جی

خود پسند

مین ہون ناپاک دنیا سے ہارا اب نہین مجھکو جینا گوارا

روکتا کیون ہے مجھکو بھلا تو ــــ ــــ اپنا جی

فضلو آہنگر

کس لئے دہر سے تنگ آیا کون سے غم نے تجھکو ستایا

کہہ بیان بھی تو اُسکا ذرا تو ــــ اپنا جی

خود پسند

بیٹھا ہون خویش و اغیار چھوڑے اور اب اپنا گھر بار چھوڑے

ہو گذر کیسے میرا بتا تو ــــ اپنا جی

ابیات ـ تحت اللفظ

فضلو آہنگر

مضطر نہو تو سبکا ہی روزی رسان کریم محنت سے دیگا رزق تجھے بیگمان کریم

خود پسند

افسوس عادی مین نہین محنت کا آجتک سامان حصول تھا مجھے عشرت کا آجتک

فضلو آہنگر

افسوس گذرے وقت کا ہرگز نہین روا وہ وقت پھر بھی آئیگا تھا غم نہ بیتوا

گھر سے اب تو چلئے تو سنا ہول کر پھر اچھی نوکری کوئی ای دل اٹلول کر

ہے آنیوالی مصر سے بیٹی ہماری آج آئیگی آگبوٹ مین وہ لڑکی پیاری آج

(دور سے آگبوٹ کی آواز کا آنا)

خود پسند

لو آگبوٹ مصر کی ہی آ رہی ہے وہ
لنگر بھین کریگی کہ چلا رہی ہے وہ

[آگبوٹ کا آنکر لنگر کرنا محکومہ کا اوسپر سے نیچے اترنا
جعلی کا محکومہ کو پکڑنا]

محکومہ

ظالم نہ چھیڑ مجھکو مین بیزار ہو گئی

جعلی

نفرت یہ مجھسے کیون تجھے دلدار ہو گئی

[جعلی کا محکومہ کے دامن کو پکڑ کر اٹھانا محکومہ کا دامن
چھڑانا فضلو کا آنا اور جعلی کو زمین پر گرانا]

فضلو

تجھے بے حیا کب ہی اتنی مجال
کہ پہونچائے اس نازنین کو ملال

جعلی

مرا بخشدو بوڑھے بابا قصور

خود پسند

یہ کم عقل ہے بخشو اس کو حضور

[خود پسند کا جعلی کو چھڑانا سب کا جانا جعلی کا پچھتانا
حاذق حکیم کا محکومہ کے انتظار مین آنا]

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز ۔۔۔ "ہم اپنی چشم مست کا بیمار کر چلے ۔۔۔ "

حاذق حکیم

کہدے مسافر آیا ہے اسجا کہان سے تو
واقف مجھے بھی کر ذرا اپنے بیان سے تو
آئی جو آگبوٹ یہان آج مصر کی
آگاہ مجھے ہے اسکے بھی راز نہان سے تو
محکومہ نامی نازنین اک اسمین آئی ہے
دیکھا اگر ہو اوسکو تو کہدے زبان سے تو

[جعلی کا حاذق حکیم کو پہچانکر جعلسازی کرنا]

لاونی - دھن زلہ پر مخمس - تال قوالی

طرز ۔۔ "نگ چمن نا مین کچھ چھپا بڑا زہر ہی ہے ۔۔۔ "

جعلی

کیا حال سنائے جعلی تمہین بے بس کا
کیا حاذق حال یہ دشمن نے بیکس کا

مین مصر سے ہون محکوبہ کے ساتھ آیا — اُسے مین نے یہان با امن و امان پہنچایا
خود پسند نے پر دل کو اُسکے لبھایا — تری معشوقہ کو اب تو اُس نے اُڑایا

ہی اُس کو تو رنڈی بازی کا لگا چسکا
کیا حاذق حال یہ دشمن نے بیکس کا

حاذق

ذرا محکوبہ کو شرم نہ آئی افسوس
مری عزت دھول مین ہائے ملائی افسوس

خود پسند کی مان دل سے فدا ہے مجھپر — اب واسن اُسکا بگاڑونگا مین بگڑ کر
مختار سے اُس نے عقد کیا بھر زر — مین لاؤن بھگا اُسے اب تو یہی ہی بہتر

کرے حال پر اُسکے ساری خدائی افسوس
مری عزت دہول مین ہائے ملائی افسوس

ابیات۔ تحت اللفظ

جعلی

تجھے بھیجا فرستہ نے پیغام ہی — کہ حاذق تو بے شبہہ خود کام ہی
نہین مین طلبگار مختار تھی — فقط اُس کے زر کی خریدار تھی
وہ زر آچکا دست غمناک مین — ملا اب ہے مختار بھی خاک مین
زیادہ سب تجھے جان سی چاہونگی — تو آجا ترے عقد مین آؤن گی
بنے والی بھی میری دولت کا تو — بھرے دم جو میری محبت کا تو

ثنوی۔ دھن زلہ کلیان۔ تال دادرا

طرز۔ ،، نام کیون نکلا سلیمان کا دہن سے تیرے ،،

حاذق حکیم

آج کے دن جو رہی تو تو ترے ساتھ چلوں | کرنے اُس اپنی دل آرام کو مین ہاتھ چلوں
پہلے محکومہ کو لکھہ بھیجو نہین انکار نکاح | کہ نہین تجھسے مین زنہار طلبگار نکاح
خود پسند آیا پسند اور اُسے پیار کیا | ہو مبارک تجھے جو تو نے نیا یار کیا

[دونوں کا جانا]

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

فضلو کا مکان - پردہ نمبر ۱

[محکومہ کا سہیہ خود پسند آنا]

غزل دھن بلاول - تال قوالی

طرز - "یہ کیسی بات قاسم نے سنائی ہے -"

محکومہ

کنیزک مین مرے سرکار ہین صاحب | مرے آقا کے جانی یار ہین صاحب
اجی صاحب نیک بین کی خادمہ ہو نہین | وہ مالک ہین مری سردار ہین صاحب
کیا ہی ایسا ابتر حال کیوں اپنا | زر مختار ہے مختار ہین صاحب

غزل - دھن زلہ - تال پشتو

طرز - "بام پر میر اچھپر گھٹ تہا شب مہتاب مین -"

خود پسند

مر گئے پر گوشۂ امن و اماں ملتا نہین | چین زیر خاک بھی ای آسمان ملتا نہین
ہائے کیا کیسے اڑے جاتے ہین ایام بہار | طائر رنگ چمن کو آشیان ملتا نہین

فصل گل آئی ہی جو بن پر ہین گلہائے چمن
عندلیبون سی دماغ باغبان ملتا نہین

سچ ہے یہ دنیا ہے زندان آدمی کیواسطے
چین اے زنگین کسی صورت یہان ملتا نہین

[فضلو کا آنا]

ٹھمری - دھن پیلو - تال چاچر

طرز - ،، آج اے میرے پیارے ۔۔۔۔ ،،

فضلو

آئے والی ہمارے، بیٹی، ہان، صاف کر تو مکان ۔۔۔۔ آئے
آئے کسی کام کو نیک بین ہان، مہمانی اُنکی کرو میری جان ۔۔۔۔ آئے

[نیک بین کا آنا اور خودپسند کو بغلگیر کر کے سنانا]

غزلیات - دھن کلیان - تال دادرا

طرز - ،، تم سلامت رہو محفل کے بنانے والے ۔۔۔۔ ،،

نیک بین

حال کیا تو نے برادر یہ بنایا اپنا
چہوڑ کر بیٹھا ہے کیون ہائے پرایا اپنا

مصر کے ملک مین کیا بہائی کمی تہی تجھکو
جو یہان آہ وطن چہوڑ کے آیا اپنا

چہوڑا ہمشیر نے ہی جیسے تری خواب و خورش
ہائے جس روز سی تو نے چھپایا اپنا

گہر مین فتنہ کے سجا گہر سیر اتیر اگہر ہے
مین نے ہمدم ای برادر تجھے پایا اپنا

خودپسند

واسطے میرے یہانتک تو ای ہمدم پہنچا
درجۂ دوستی مین تجھسا کوئی کم پہنچا

تیری الفت نے بہلایا ہی وہ اے بہائی
ناحق فتنہ سی جتنا کہ مجھے غم پہنچا

چلتا ہون مصر کو یہ گہر مین رہیگا تیرے
ہجر ہمشیر مین لب پہ مرے دم پہنچا

ابیات - تحت اللفظ

قاصد (باہر سے)

خط آیا ڈاک سے ہے یہ فضلو لو ہار کا

فضلو

شاید کہ نامہ آیا کوئی میرے یار کا

[فضلو کا جاکر نامہ لانا اور لفافہ کھولکر پڑھنا]

فضلو

[پڑھنا]

ای محکومہ بدکار او فاحشہ | کیا دوسرا یار او فاحشہ
مجھی تجھسے شادی مین انکار ہی | مرا دل نہایت ہی بیزار ہے
پسند آگیا ہی تجھے خود پسند | مرا ہمد گرو لیا باشد پسند
چلا مین تو یونان کو چھوڑ کر | رہون مصر مین جاکے ای بدگہر
یہ حاذق کو کیا آگیا دہیان ہائے | (فضلو ہے رو کر) گئی میری عزت گئی شان ہے

[محکومہ کا حاذق کی خبر سنکر پریشان ہونا]

غزل - دھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - "حاتم ترے بھائی کے سزاوار نہین مین -"

محکومہ

ہمنے سہی جہان مین بلا کونسی نہین | آئی مصیبت ہمپہ بھلا کونسی نہین
ای چرخ تجھ سے آفتین لاکھون گرین مگر | لی ہم نے اپنے سر پہ اوٹھا کونسی نہین
کرتے ہین صبر غم مین تو اُسکے عوض ہین | راحت عطا کرے گا خدا کونسی نہین

غزل - دھن کافی - تال پشتو

طرز - "خار حسرت قبر تک دلمین کھٹکتا جائیگا -"

نیک بین

پہلے ہر اک بات کی اندیشہ کرنا چاہئیے | باندہنا گہر تیچھے پہلے پایہ بھرنا چاہئیے
ننگا اپنے کپڑے نہین تو بس ہر اک انسان ہی | دعوئے بی عیبی سے عاقل کو ڈرنا چاہئیے
ساتھ میرے تم چلو اب مصر تا ہو فیصلہ | قبل اس کے رنج و غم کر کرنہ مرنا چاہئیے

[سب کا جانا]

دوسرا ایکٹ - پانچوان سین

مختار کا دیوانخانہ — پردہ نمبر ۳

[فتنہ کا سامنے فقاکی شکایت کرتے داخل ہونا۔]

غزل - دھن زلہ - تال چاچر

طرز - کسی ست کے آنے کی آرزو ہے۔

فتنہ

ہر اک سے ہی قول آشنائی کا جھوٹا ۔ وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا
مجھے نعمت خلد سے بھی ہے بہتر ۔ ترے در پہ ٹکڑا اگر ایکا جھوٹا
رسائی ہوئی جب کہ دامن تک اُسکے ۔ ہوا تھا تہ اپنی رسائی کا جھوٹا
خدا جانے ہی ذوق جھوٹا کہ سچا ۔ مگر وہ نہین آشنائی کا جھوٹا

[حاذق کا مع جعلی داخل ہونا]

غزل - دھن جھنجوٹی تال دادرا

طرز - ،، دار جنا سے دل کو اٹھا ئینگا یا نہین ،،

حاذق

حاضر ہوا ہون ای پری دیوانہ وار مین ۔ آسیب جب سے تھا نہیں بیقرار مین
صد شکر تیرے در مین گذر ہو گیا مرا ۔ جاکر بساتا اور نہ عمری جہان خزار مین
کیون خار غم خلش کرے دل مین بھلا مرے ۔ ای گل ترے گلے کا ہوا ہون تو ہار مین

کہروا دھن کالنگڑا - تال کہروا

طرز - ،، بیٹھ رہے جانی بیٹھ رہے ،،

تم ہار ہو یا خار رہ - ہوئی میری سبب زردار رہ ۔ تم جعلی - حاذق فتنہ کی دولت ہی تری ذو - بیڑا ہو بیڑا پار رہ - ہوئے۔
یاد ہمین رکھو شاد ہمین رکھو - ہم نے کیا یہ کار رہ - ہوئے

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز تیرے فراق مین ہے بہت بیقرار دل ۔ ،،

فتنہ

دولت ہی تیری مال ترا اور ہم ترے ۔ اشفاق ہمیہ چاہئے بس ای صنم ترے
تیاری شادی کرنے کی تو جھ سے جلدکر ۔ آئے نہ زندگی مین تو کبھی پاس غم ترے
مختار کے نوشتہ مین لکھا ہے جتنا زر ۔ ورثہ مین آچکا ہی وہ سب ایکدم ترے

ابیات - تحت اللفظ

حاذق حکیم

پہ عقد قاضی کو اب لاتا ہون
ترے ہجر سے مین بھی گھبراتا ہون

فتنہ [خود بخود]
[حاذق کا فتنے سے بغلگیر ہوکر سعہ جلی جانا]

لکھایا ہی محضر مین مختار نے
کہ زر پایا ست نہ دلدار نے
مگر بعد میرے جو شوہر کرے
تو خیرن وہ قبضے مین سب زر کرے
مری ہوگی حاذق سے شادی اگر
تو پیلیگی خیرن یہ سب مال و زر
بن اب جاکی مارون اُسے آہ زہر سے
تو بچ جاؤن افلاس کی قہر سے

[فتنہ کا جانا]

دوسرا ایکٹ - چھٹا سین

مختار کا محل ـــــ پردہ نمبر ۴

[خیرن کا فراق برادر مین بیقرار آنا]

غزل - دھن زلہ - تال دادرا

طرز ــ "دلربا میر ابھی دل لینے کو آنا جانا ـــ"

خیرن

نت نئے رنج و الم ہمپہ ہین آتے جاتے
ہم ہین یہ بار ستم سر پہ اٹھاتے جاتے
سر حشر و حشر مین تو پیش خدا ہوئینگے
چشم سے دہر مین جو خون ہین بہاتے جاتے
اپنی مرضی سے جدا ہوتے نہ ای بھائی ہم
لاکھون شمشیر کے گو وار ہین کھاتے جاتے
اب خدا جانے ملاقات ہو کب دونون کی
آخری ملنا ملا تم نے بنجاتے جاتے

[پسندیدہ کا خودپسند کی خط کو لیکر جو لونا سے آیا تھا آنا اور خیرن کو دیکھکر سنانا]

ٹھمری - دھن بھیرویں - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ــ "اب نہ بجاؤ شیام ـــ"

آمین ہی کیا تحریر، پڑہو تو یہ آمین ہی کیا تحریر، آیا تمھارے بھائی کا نامہ پسندیدہ ہیکیون ہو اداس دلگیر ـــ پڑہو تو

ابیات تحت اللفظ - [خیرن کا لفافہ کھولکر پڑہنا]

خیرن

ای بہن پیاری او مری ہمشیر ....
ہون بہت ہجر مین ترے دلگیر
یاد تیری مجھے رولاتی ہے
چشم گریان لہو بہاتی ہے
غیر ممکن ہے پر تمہارا دید
کھل نہین سکتا غنچۂ امید
ہی ملاقات اب قیامت مین [گھبراکر] ہائے کیا لکھا ہے کتابت مین

[پسندیدہ کا خیرن کی ہاتھ سے خط لیکر آگے پڑہنا]

پسندیدہ

آخری نامہ یہ ہمارا سمجھہ
اور ہے جو مری دل آرا سمجھہ

اُس کو بھی میرا آخری ہی سلام
رہ گئی دل کی چاہ دل مین تمام

خیرن [رو کر]
پسندیدہ [غم سے گر کر]

ہائے بس مرگیا میرا بھائی
کیسی پیارے اجل تجھے آئی

لاونی - دھن جھنجوٹی - تال قوالی

طرز - ،، چل ساتھہ مرے مرجان سکینہ چلکے کرین شادی ،،

پسندیدہ

دیکھا تجھے کس بدبین نے تو کیسا نظر آیا
کیسا نظر آیا او گل تو کیسا مرجھایا

گلشن زخپر سبزہ بھی ترے اُٹھا نہ تھا ای یار
نخل جوانیمین تری اینک آیا کہان تھا بار

کیا جی کی مزا پایا مزا جی کے تو نے کیا پایا
کیسا نظر آیا او گل تو کیسا مرجھایا

کیون خزان نے موت کی چھیڑا تجھکو گل گلزار
باغ جہان ہوا نظر مین تیرے بلبلون کے خار

کیسا مرنا تجھے بھایا کیون پیارے مرنا تجھے بہایا
کیسا نظر آیا او گل تو کیسا مرجھایا

[فتنہ کا آنا اور خیرن کو غمگین دیکھکر ظاہر مین گھبرانا]

ابیات - تحت اللفظ

فتنہ [خیرن کو غمگین دیکھکر]
خیرن [ہچکیان لے کر]

بتا ای بیٹی کیون ہے اتنی مضطر
ذرا پانی پلا تو مجھکو مادر

[فتنہ کا پانی لینے جانا پسندیدہ کا خیرن کے سر کو سہلانا فتنہ کا آب زہر آمیز لانا]

فتنہ [خود بخود]
خیرن [بیچ زمین]

رلا اِس آب مین ہی زہر قاتل
ذرا آ سے بھائی آکر مجھ سے تو مل

[فتنہ کا خیرن کو پانی پلانا اور زنگ بین کو لیکر خود پسند کا سہ محکومہ اور
فضلو آہنگر کے آنا خیرن کا خود پسند کو دیکھکر خوش ہو جانا]

خیرن [خوش ہو کر]
خود پسند [خیرن سے ملکر]

اہو ہو ہو آیا میرا بھائی آیا
بہن صد شکر مین نے تجھکو پایا

فتنہ

نظر مجھ پر بھی اے مغرور کر تو

خودپسند

یہ کالی شکل اپنی دور کر تو

[فتنہ کا خودپسند کو گلے لگانا خودپسند کا اُسکو دھکا دیکر نیچے گرانا فتنہ کا اٹھکر چپ چاپ چلا جانا خیرن کا زہر کے سبب درد شکم سے چلانا]

خیرن

مجھے درد شکم ہے ہائے کیسا
کلیجا کاٹتا ہے کوئی جیسا

خودپسند [خیرن سے]

تجھے فتنہ نے کیا تھا کچھ کھلایا

پسندیدہ [خودپسند سے]

نہین صاحب فقط پانی پلایا

خودپسند [نیک بین سے]

کوئی جا کر حکیم اے بھائی لا اب
مجھے معلوم ہے فتنہ کا مطلب

[نیک بین کا حکیم کو بلانیکے لئے دوڑتے ہوئے جانا]

دوسرا ایکٹ - ساتوان سین

مختار کا دیوانخانہ - پردہ نمبر ۳

[فتنہ کا شیشہ زہر ہاتھ مین لئے خوشی کے ساتھ آنا]

ہولی - دھن کافی - تال چاچر

طرز۔ "سوری چھتیان دھرک رہین۔"

فتنہ

خیرن اب موت کے گھر گئی، مر گئی، کوچ بس کر گئی۔ — خیرن اب
یہ زہر شیشے کا مین نے پلایا وہ جان سے مر گئی۔ — گھر گئی

[خودپسند کا آنا اور فتنہ کے ہاتھ مین زہر کا شیشہ دیکھکر غضبناک ہو جانا فتنہ کا شرم سے مُنہ چھپانا]

خودپسند

بہن کا میری جی لے لیا ، بیچیا ، تو نے یہ کیا کیا ۔ ـــــ بہن کا ۔
خطا کیا تہی خیرن کی ای سوذی فتنہ ، اُسے زہر کیون دیدیا ۔ ـــــ بیچیا ۔

[نیک بین کا خود پسند کو خوشخبری سنانے کے لئے آنا]

ابیات - تحت اللفظ

نیک بین

برادر ہے تری ہمشیر اچھی بہت حاذق نے کی تدبیر اچھی

[خوشخبری سنکر خود پسند کے غصے کا کم ہوجانا]

خود پسند

چلا مین تجھسے مجھکو اب نہین کام خدا سمجھے مگر اے فتنہ بدکام

[خود پسند کا نیک بین کے ہمراہ جانا اور فتنہ کا اپنے کئے ہوئے کام سے پچھتانا]

فتنہ

مزا کیا اب رہا جینے کا مجھکو عوض سب ملگیا کینے کا مجھکو
بچی خیرن کرون کیا ہائے جی کے مزے سب اُڑھگئے لبس دل لگی کے
تجھے پھر کام مین اُسے زہر لاؤن کہ اپنی جان پر اب قہر لاؤن
مری لے خود پسند اب ساری دولت کرون قدمو نپہ جاکر اُسکے رحلت

[فتنہ کا پریشان جانا]

دوسرا ایکٹ - آٹھوان سین

آراستہ باغ ـــ پردہ نمبر ۴

[نیک بین و پسندیدہ کا داخل ہونا]

غزل - دھن کلیان - تال چاچر

طرز ۔ ـــ "اے عزم چمن ۔ ـــــ "

نیک بین

بہن تجھ سے ہی میری یہ التجا بڑا خود پسند اپنا ہے باوفا

اگر مرضی اے پیاری ہمشیر ہو　　توشوہر بنے تیرا وہ مہ لقا

پسندیدہ

تری بھائی مین فرمانبردار ہون　　رضا پر تری راضی ہر بار ہون
وہ یوسف ہے اور مین زلیخا صفت　　نہ کیون اُس کی مین پھر خریدار ہون

[خودپسند کا خیرن کو لے کر داخل ہونا]

غزل ۔ دُھن برنہس ۔ تال چاچر

طرز ــ ،، پلا ساقیا ساغر بے نظیر ــــــ ،،

خودپسند [ایک بین سے]　　**خیرن** [ایک بین سے]

بہن کو مری ہے تو بھائی قبول　　فدا تجھپہ تھی پہلے سے دل ملول

نیک بین (خیرن سے)　　**خیرن** (ایک بین کو ہاتھ دیکر)

تو دو ہاتھ اپنا مرے ہاتھ مین　　ہوا شکر حق میرا مطلب حصول

نیک بین (خودپسند سے)　　**خودپسند** (پسندیدہ کا ہاتھ پکڑکر)

برادر بہن کا پکڑ میری ہاتھ　　یہی چاہتا بس تھا مین دل ملول

(فضلو کا حاذق کی ہمراہ جلبی و مسکوبہ کو لیکر آنا ۔)

غزل ۔ دھن برنہس ۔ تال دادرا

طرز ــ ،، آج کا یہ دن ہے مبارک ــــــ ،،

فضلو آہنگر

صاحب یہ عرض سُنئے ذرا مجھ غریب کی　　دت سجیے گا داد بہر خدا مجھ غریب کی
حاذق یہ میری بیٹی سے منسوب ہو چکا　　انکار عقد اب ہے خطا مجھ غریب کی
عصمت پہ میری بیٹی کی یہ ڈالتا ہے دھول　　عزت رہیگی کیسے بھلا مجھ غریب کی

ابیات تحت اللفظ

نیک بین　　**حاذق**

حاذق بیاہتا نہین کیون اسکو کھدی تو　　اِس کی تو خودپسند نے لیلی ہی آبرو

حاذق	خودپسند
کیون بولتا نہین ہی تو ای جعلی نا صواب	مجکو سہ کو مین دیتا ہون ہمشیر کا خطاب

(جعلی کا شرم سی مُنہ چھپانا نیک بین کا اُسکے منہ پر تھوکنا

سدرسہ - تحت اللفظ

فضلو	نیک بین
اللہ سی تو کچھ تو ذرا ڈر تھڑم تھڑی	ای بے ایمان ہی ترے مُنہ پر تھڑم تھڑی

خودپسند	خیرن
اس بیحیائی سی ای تو مر تھڑم تھڑی	لازم ہی تجھسے بد پہ ہو اکثر تھڑم تھڑی

پسندیدہ

مجکو ہے سے حکیم تو اپنا ملا لے ہاتھ

حاذق

میری خطا تو بخش کے ہو جائی تیرے ساتھ

(فتنہ کا محضر لے کر آنا اور دو زانو ہو کر

خودپسند کے آگے سر جھکانا)

غزل - دھن پیلو - تال چاچر

طرز - "کوئی تجھسا جگ مین وفادار دلبر -"

فتنہ

مرے پیارے تیری خطاوار ہو نمین — بد اطوار بد خو گنہگار ہون مین ....

یہ محضر لے اب گھر اتیری دولت — نہین زندگی کے سزاوار ہو نمین

(زہر کے اثر سے فتنہ کو

نزع کا دم چلنا)

نہین جینے کی اب پیا زہر مین نے — دعا گر نہ محشر مین فی النار ہون مین

(فتنہ کا یکایک مرجانا سب کا غم کھانا)

ترانہ - دھن بھیرویں - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " اے غم ہو تو کم ـــــــ "

سب

اِی خدا ،، یہ دعا ،، ہے سدا ،، بر ملا ،، حوصلہ نیکی کا ،، ہمیں کر تو عطا ـــــ اے
ناسزا ،، بیحیا ،، پرجفا ،، بے وفا ،، ہمیں کر نہ ذرا ،، ہے یہی التجا ـــــ اے
اِی کریم اور رحیم ،، او علیم و عظیم ،، ہمیں ہوئے ہدایت نیک ہے سدا ـــــ اے
آسرا ہے ترا خالقِ دو سرا ،، کھیل نیکی بھرا ہو ہمارا کھرا ـــــ اے

کھیل کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا

اِشتہار

اس ناٹک کا حق تالیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب مؤلف نے اس مطبع کو ہمیشہ کے لئے ہبہ فرمایا ہے اور یہ کتاب حسب منشاء قانون داخل رجسٹر سرکار انگلشیہ ہو گئی ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت میرے اس کو چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز نہیں ہیں

المشتہر

محمد مچھو خان مالک مطبع الٰہی آگرہ

تاریخ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء